رسائل و مسائل

بحری جانور اور خرگوش کی حلت و حرمت

سوال:۔ جناب شمس پیرزادہ صاحب مترجم کتاب "اسلام میں حلال و حرام" نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۶۹ پر لکھا ہے کہ "بحری جانور جو پانی میں رہتے ہیں اور پانی میں رہ سکتے ہیں، سب حلال ہیں۔ جس حالت میں بھی پائے جائیں، خواہ پانی سے زندہ نکالے گئے ہوں یا مُردہ۔ سطح آب پر تیرتے ہوئے پائے جائیں یا اس کے بغیر۔ مچھلی ہو یا سمندری کتا، سمندری خنزیر ہو یا کوئی اور جانور، یکساں طور پر جائز ہیں ۔۔۔ الخ"

اِس پر دو قرآنی آیات کا استدلال ہے۔

ہمارے فقہ اور تورات میں بری، بحری اور فضائی تمام جانداروں کی فہرست حلال و حرام موجود ہے جس میں کتا اور خنزیر حرام ہے۔ (بوجوہ مرقومہ)

فقہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ میں خرگوش اور کھال والی مچھلی حرام ہے۔ تورات میں بھی یہ جاندار حرام ہیں جب کہ ہم سوادِ اعظم دونوں کو حلال شمار کرتے ہیں۔

از راہِ مہربانی اس مسئلہ کی وضاحت کریں کہ پانی کے جانور بشمول کتا و خنزیر بحری اور خرگوش (بری) کیونکر حلال شمار ہوں گے؟

جواب:۔

میں نے جناب پیرزادہ صاحب کا ترجمہ کردہ مضمون اور پھر ڈاکٹر یوسف القرضاوی صاحب کی اصل کتاب کا متعلقہ حصہ پڑھا ہے۔ قرضاوی صاحب سمندری جانوروں

کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"کلها حلال، السمك والحيتان وما يسمى كلب البحر، خنزير البحر او غير ذالك"۔

(سمندری جانور سب حلال ہیں، خواہ وہ مچھلیاں ہوں، یا وہ جانور ہوں جنہیں سمندری کتا یا سمندری خنزیر کے نام سے پکارا جاتا ہے یا کوئی دوسرا سمندری جانور ہو۔)

شمس پیرزادہ صاحب نے ترجمہ یوں کیا ہے:

"مچھلی ہو یا سمندری کتا، سمندری خنزیر ہو یا کوئی اور جانور یکساں طور پر جائز ہیں"

بعض فقہاء کا قول اگرچہ یہ ہے کہ ہر بحری جانور حلال ہے، لیکن فقہائے حنفیہ پانی میں رہنے والے جانوروں میں سے صرف مچھلی یا مچھلی سے ملتے جلتے جانور کو حلال قرار دیتے ہیں۔ احناف اپنے مسلک کے حق میں متعدد آیاتِ قرآنی سے استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً:

۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

(البقرہ۔ ۱۷۲)

۔ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ (المائدہ۔ ۴)

۔ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

(الاعراف۔ ۱۵۷)

طیّبات کے زمرے میں وہی جانور آ سکتے ہیں جن کو صراحت کے ساتھ قرآن و حدیث میں پاکیزہ قرار دیا گیا ہو یا جن کے کھانے کا ثبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے ملتا ہو۔ اسی لیے حنفی فقہاء نے کیکڑے، مینڈک، مگرمچھ، گھڑیال کو حرام قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر قرضاوی کے لیے مناسب یہ تھا کہ وہ اس مسئلے میں فقہاء کے اختلاف کا ذکر کر دیتے۔ کتے اور خنزیر کی حرمت صریح و شدید اور کتاب و سنت سے قطعی طور

پر ثابت ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ کوئی جانور آبی ایسا پایا جاتا ہے جسے کتے یا خنزیر کا نام دیا جا سکتا ہو، تو بحری کتے اور بحری خنزیر کا ذکر کرنا اور اُن کے حلال ہونے کی صراحت کرنا آخر کون سی ضرورت تھی؟

پھر جناب قرضاوی صاحب کی کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مترجم کو چاہیے تھا کہ وہ اس مقام پر حاشیہ کی شکل میں یہ وضاحت کر دیتے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ہند و پاکستان کی مسلم اکثریت کا مسلک بھی بیان کر دیا جاتا۔ موجودہ ترجمے کی عبارت بڑی غلط فہمی و وحشت پیدا کر رہی ہے۔

خرگوش (ارنب) کی حلت پر اہلِ سنت کا اجماع ہے۔ صحیح مسلم، کتاب الصید، میں صحیح حدیث موجود ہے کہ صحابہ کرام نے خرگوش کا شکار کر کے اسے ذبح کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کا حصہ پیش کیا جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ اس طرح کی دیگر احادیث بھی کتب صحاح میں وارد ہیں جو خرگوش کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

اسی موضوع پر "رسائل و مسائل حصہ ششم" میں ایک سوال کا جواب میرے قلم سے چھپا ہے، جس کا عنوان ہے "جانوروں کی حلت و حرمت"۔ چاہیں تو اس کا بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔

(ملک غلام علی)

ضروری تصحیح (شمارہ ماہ مئی ۱۹۹۱ء)

اشارات کے زیرِ عنوان ص ۹ پر سورۃ ابراہیمؑ کی آیت نمبر ۲۴ کا ایک لفظ طباعت سے رہ گیا ہے ــــ کَشَجَرَةٍ کے بعد طَيِّبَةٍ پڑھیں۔

(ادارہ)